اہانت کرو گالیاں دو مگر قرینے سے

مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

کتاب مستطاب نافع شیخ وشاب

مسمی بہ

حسام الابرار علیٰ رؤس الاشرار

المعروف

دشمنان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ذوالفقار برق بار

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

''مذکورہ الفاظ (داماد وسسر) کا استعمال بلاشبہ جائز ہے' کفر نہیں البتہ استخفاف کی نیت یا مواقع پر استعمال کرنا کفر ہے''۔

(تحریر 13 رجب المرجب 1423ھ)

انجام دھینگا مشتی

یہ دارالعلوم امجدیہ کے مفتی کہتے ہیں کہ استخفاف کی نیت یعنی ہلکا جان کر کہنا کفر ہے' یعنی جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں یہ الفاظ ہلکا جان کر کہے گا وہ کافر ہے' اور محدث صاحب اس کو قرینہ سے صراحۃً اہانت کرنے اور گالیاں دینے کو بھی جائز لکھتے ہیں' یعنی جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں صراحۃً یہ الفاظ برا سمجھتے ہوئے کہے اور گالیاں دے وہ بھی مسلمان ہے ۔ اگر محدث صاحب کو حق پر مانئے تو دارالعلوم امجدیہ والے اور ان کے ساتھی کافر' کہ بر بناء استخفاف (ہلکا جان کر) کہنا کفر ماننا گویا مسلمانوں کو کافر کہا تو یہ خود کافر ہو گئے کہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے ۔

اور اگر امجدیہ والوں کو حق پر مانئے تو محدث صاحب پکے کافر' کٹر مرتد کہ جان بوجھ کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ان الفاظ کو جائز کہتے ہیں جو صراحۃً اہانت اور گالی پر محمول ہیں ۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ دونوں میں کون مسلمان اور کون کافر؟

نواں ......﴾ حامی دین متین رہنمائے شریعت مبین صدر الشریعہ مولٰینا امجد علی صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

اولاً ......﴾

''عقیدہ: مسلمان کو مسلمان' کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے ۔'' (بہار شریعت حصہ اول :46)

یعنی جو مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر نہ مانے' وہ مومن نہیں بلکہ کافر ہے ۔

ثانیاً ......﴾ پھر فرماتے ہیں :

''قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے' خاتمہ روز قیامت اور ظاہر پر مدار حکم شریعت ہے ۔''

(بہار شریعت اول : 46 ؛ مکتبہ اسلامیہ 140 اردو بازار لاہور)

نوٹ : معلوم ہوا کہ حکم شریعت ظاہری کلمات پر ہے' نیت پر کوئی حکم نہیں لگایا جا سکتا' جو الفاظ قائل کی زبان سے ظاہر ہوں گے اسی پر حکم شریعت جاری ہو گا ۔

دسواں ......﴾ **مرتد یعنی مسلمان کا کافر ہو جانا**

صدر شریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

''مرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے اس کی توبہ مقبول ہے' مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا' اس کی توبہ مقبول نہیں ۔'' (بہار شریعت نہم :102؛ مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور)

معلوم ہوا کہ جو کسی نبی (علیہ السلام) کی شان میں گستاخی کرے‘ اس کی توبہ مقبول نہیں تو جو نبی الانبیاء حبیب کبریا سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعلمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے اس کی توبہ کیونکر مقبول ہوگی گویا اسکی توبہ ہرگز مقبول نہیں۔ یہ حکم شریعت جاری فرماتے ہیں صدر شریعہ علیہ الرحمۃ‘ کوئی کسی غیر کی جانب منسوب نہ کرے اور نہ کسی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ اس کا اہل نہ ہو وہ اپنی زبان کھولے۔

گیارھواں ......﴾ گستاخی کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی نبی علیہ السلام کی شان میں کوئی ہلکا لفظ استعمال کرے وہ ان کی شان میں گستاخی ہے‘ جو آدمی انبیاء ومرسلین میں سے کسی کی شان اقدس میں کوئی لفظ ہلکا یا ادنیٰ استعمال کرے گا وہ بھی کافر ومرتد ہو جائیگا اور اسکی توبہ مقبول نہ ہوگی۔

بارھواں ......﴾ لفظ داماد وسسر کی توضیح کرتے ہوئے تمہارے محدث کبیر فرماتے ہیں:

''لغت وعرف میں یہ الفاظ بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں‘ ہاں! اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔''

اوران الفاظ کو خاکش بدہن حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے معاذ اللہ ان کا استعمال جائز لکھتے ہیں‘ چنانچہ صدر شریعہ علیہ الرحمہ کے حکم شریعت کے مطابق جو بھی اس لفظ کے استعمال کو جائز بتائیں وہ کافر ومرتد قرار پاتے ہیں اور ایسے مرتد کہ ان کی توبہ بھی مقبول نہیں‘ اگرچہ کوئی ان الفاظ کو استعمال کرنے میں ''بہ نیت استخفاف'' کا حیلہ تراشے‘ مگر الفاظ کی تشریح تو ان الفاظ میں سخت گستاخی اور شدید اہانت ثابت کرتی ہے‘ اور جو نیت کو بھی درمیان میں حارج نہیں کرتے اور اعلانیہ ان الفاظ کے استعمال کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے معاذ اللہ جائز قرار دیتے ہیں وہ بھی کافر ومرتد ہیں۔ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر اور ان کی توبہ بھی مقبول نہیں۔

تیرھواں ......﴾ اگر یہ لوگ بزعم خویش اس حکم شرع کو جو حضرت صدر شریعہ نے جاری فرمایا‘ نہیں مانتے اور بزور لسان یا قوت مال و متاع ان مرتدین کو مسلمان ہی مانتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ حضرت صدر شریعہ کو معاذ اللہ مسلمان نہیں سمجھتے‘ کیونکہ ان لوگوں کے نزدیک اہانت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دشنام گوئی (گالی دینا) حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلا شبہ اور بے کراہت جائز ہے‘ چنانچہ وہ لوگ کافر نہ تھے‘ صدر شریعہ نے ان کی تکفیر فرمائی اور مسلمان کو کافر کہہ کر یا تکفیر کرکے وہ خود معاذ اللہ کافر ہو گئے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

خدا کی شان قہاری تو دیکھو
جیالوں کی وفاداری تو دیکھو

عبارت دوم :

''دارالعلوم امجدیہ کے مفتی صاحبان کا موقف یہ ہے کہ بطور تذکرہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو داماد رسول کہنے میں حرج نہیں اور جائز ہے‘ البتہ بے ادبی سے تخفیفاً کہنا کفر ہے۔''